REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۷ شعبان ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

315

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۱ امان ۱۳۳۵ ہش - ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت

محترم نواب صاحب کے متعلق کل شام کی جو رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل بخار میں نسبتاً کمی رہی۔ مگر ضعف ابھی تک چل رہا ہے۔ آکسیجن باقاعدہ دی جا رہی ہے۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترم نواب صاحب کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

میاں حمید اختر صاحب کی کامیابی

لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ کے صاحبزادے حمید اختر صاحب نے اوٹوموبائل انجینئرنگ کے امتحان میں آنرز کے ساتھ فرسٹ کلاس حاصل کیا ہے۔ اب آپ مکینیکل انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان سے جرمنی جا رہے ہیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۳۰ مارچ۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل مورخہ ۲۹ مارچ کو پونے پانچ بجے سہ پہر لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ یورپ سے کراچی ہوتے ہوئے اسی دن لاہور پہنچے تھے۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی سینتیسویں (۳۷) مجلس مشاورت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمائندگان شوریٰ سے روح پرور افتتاحی خطاب

بجٹ اور دیگر امور پر غور کرنے کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کا قیام

ربوہ ۳۰ مارچ۔ کل مورخہ ۲۹ مارچ بروز جمعرات اڑھائی بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ پاکستان کی سینتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں شروع ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر خود مجلس شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ جب نمائندگان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے درمیان رونق افروز پایا۔ تو ان کے دل خوشی و مسرت اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے معمور ہو گئے۔ کیونکہ گزشتہ سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بغرض علاج یورپ جانے کے ارادہ سے کراچی تشریف لے جا چکے تھے کہ بعد میں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اور تمام احباب نے اس امر کو شدت سے محسوس کیا تھا کہ وہ اس حال میں شوریٰ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ حضور ان کے درمیان رونق افروز ہونے کی بجائے ان سے بہت دور کراچی میں قیام فرما ہیں۔ امسال احباب اپنی عاجزانہ دعاؤں کی قبولیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا رہے تھے۔ کہ وہ آج اس حال میں شوریٰ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پھر پہلے ہی کی طرح ان کے درمیان رونق افروز ہیں۔ اور حضور ہی کی صدارت میں اس مجلس مشاورت کا آغاز ہو رہا ہے۔ ان کے قلوب کی گہرائیوں سے یہ دعا نکل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پوری صحت و عافیت کے ساتھ دراز سے دراز عمر عطا فرمائے۔ تا حضور کی زندگی میں ہی غلبہ اسلام کے وعدے پورے ہو کر اسلام کی کامل فتح کے دن قریب سے قریب تر ہوتے آئیں۔ آمین۔

مجلس مشاورت میں آزاد کشمیر، مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں سے نمائندگان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک مثلاً انڈونیشیا، شام، عدن، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ڈچ گی آنا اور ٹرینیڈاڈ وغیرہ کے نمائندے بھی اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس طرح کل افتتاحی اجلاس میں مختلف جماعتوں کے ۳۰۹ نمائندوں نے شرکت کی۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب جو ایک روز قبل ہی انڈونیشیا سے تشریف لائے ہیں۔ مشاورت میں جماعت انڈونیشیا کی نمائندگی فرما رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم حافظ فتح محمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اب میں اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا افتتاح کروں گا سب سے اہم چیز ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو ہمیشہ کے لئے اسلام کی خدمت کرتے اور کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر آئندہ نسلوں کے اندر ایمان و اخلاص اور خدمت اسلام کا جذبہ جاری رہے۔ تو پھر نسلاً بعد نسلٍ خدا کے دین کی خدمت کا سلسلہ قیامت تک چل سکتا ہے۔ اور وہ غرض تمام و کمال پوری ہو سکتی ہے۔ کہ جس غرض کے تحت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

ایمان و اخلاص

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روپیہ پیسہ اور مال و دولت کوئی چیز نہیں ہے۔ جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایمان و اخلاص پر قائم ہوں۔ اور پھر یہ ایمان و اخلاص آئندہ نسلوں میں منتقل ہو کر دوام اختیار کرتا چلا جائے۔ یہ مال و دولت یا روپے پیسے کا کرشمہ نہیں ہے کہ آج ہماری جماعت اطراف و اکناف عالم میں خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ بلکہ یہ دین کی محبت کی اس چنگاری کا کرشمہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں سلگائی تھی یہ اسی چنگاری کے فیض کا اثر ہے۔ کہ ہمیں خدمت دین کی وہ توفیق ملی ہے۔ جو بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی نہیں ملی۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمیں ایمان پر قائم رکھے۔ بلکہ وہ ہماری اولادوں کو ۳۴

۳۴ ایمان و اخلاص سے نوازتا چلا جائے۔ اس کی برکتیں ان پر نازل ہوتی چلی جائیں۔ وہ ہم سے بھی بڑھ کر جوش کے ساتھ خدمت اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ ان کے ہاتھوں میں رہے وہ کبھی سرنگوں نہ ہو یہاں تک کہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے آ جمع ہو اور دنیا میں ایک ہی کتاب ہو اور ایک ہی رسول۔

اسلام کی مضبوطی

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ہمارے پاس کام کے مقابلہ میں روپیہ بہت کم ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی آمد بڑھائیں اور اتنی بڑھائیں کہ وہ موجودہ آمد سے کئی گنا زیادہ ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم پوری دیانتداری سے اسے خرچ کریں۔ اور اس کے غلط استعمال سے بچیں۔ کیونکہ بعض اوقات غلطی کی وجہ سے بھی بہت سا روپیہ ضائع ہو جاتا ہے

(باقی ۸ پر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ر مارچ ۵۶ء

صلح و امن

آچاریہ ونوبھاوے نے جو گاندھی جی کے جانشین سمجھے جاتے ہیں۔ اور بھودان تحریک کے سربراہ ہیں۔ ادمنی (آندھرا) میں ایک تقریر کے دوران میں پنڈت نہرو سے کہا ہے کہ :-

"ظاہر ہے کہ پاکستان بھارت کی فوجی طاقت سے ڈرتا ہے۔ اور اسی لئے اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے۔ آپ کو پاکستان کے یہ خدشات دور کرنے چاہئیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر ہندوستان اپنی فوجیں بالکل ہی توڑ دینے پر رضامند نہیں ہوتا۔ تو کم از کم انہیں آدھا ضرور کر دے۔ اور اپنے فوجی اخراجات بھی گھٹائے۔ جب تک میرا اپنا ملک فوجی قوت سے دست بردار نہیں ہوتا۔ میں پاکستان سے کیسے یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ اپنی فوجی قوت گھٹائے؟ میرا اپنا ملک پہلے یہ قدم اٹھائے، تو پھر ہمسایہ ملک میں بھی اس پر اعتماد پیدا ہوگا۔ کیا وزیر اعظم ملک اور عوام میری اس تجویز پر غور کریں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ یہ کہیں گے۔ کہ میں زمانہ سے پانچ سو سال پیچھے یا پانچ سو سال آگے ہوں۔"

(نوائے وقت ۲۹ر مارچ ۱۹۵۶ء)

اچاریہ جی نے آخر میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ آج ہندوستان اور پاکستان ہی کی یہ ذہنیت نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے تمام ملکوں کی یہی ذہنیت بن گئی ہوئی ہے۔ اور آج ہی کیا بلکہ جب سے ایک انسان دوسرے انسان پر اور ایک قوم دوسری قوم پر اپنا تسلط قائم کرنے کے رجحانات رکھتی ہے۔ اور جب سے ایک انسان دوسرے انسان اور ایک قوم دوسری قوم سے ڈرتی ہے۔ اس وقت سے انسانوں اور قوموں میں اپنی طاقت بڑھانے کا جذبہ کام کرتا چلا آیا ہے۔ اور جب تک یہ حالات رہیں گے۔ اس وقت تک طاقت کی دوڑ ختم نہیں ہو سکتی۔

"تاریخ انسانی کے مطالعہ سے یہی بات واضح ہوتی ہے۔ البتہ موجودہ زمانہ میں یہ حقیقت زیادہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اب افراد اور اقوام کے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی ہے۔ کہ کسی طرح یہ حالت ختم ہو سکے۔ یہ خواہش بڑی تباہیوں کے تجربے کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں بعض نیک دل لوگوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ اور اسی وقت سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ افراد و اقوام کے دلوں سے ایک دوسرے کے خلاف بے اعتمادی اور اس خدشہ کو جو ایک دوسرے سے ضرر پہنچنے کا لگا ہے۔ اسے کسی طرح دور کیا جائے۔

اس کے لئے دانشمندوں نے بہت سی تجویزیں سوچی ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز تو وہی ہے۔ جو اچاریہ ونوبھاوے نے پیش کی ہے۔ کہ فوجی طاقت اور فوجی اخراجات کم کئے جائیں۔ چنانچہ بڑی بڑی قوموں نے ایک کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے۔ جو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے تجاویز سوچتی ہے۔ مگر تا حال کسی موثر تجویز پر اتفاق نہیں ہو سکا۔

اس کے علاوہ بعض سیاسی دانشمندوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جب تک تمام دنیا میں ایک ہی حکومت نہ قائم ہو گی صحیح معنوں میں ایک قوم دوسری قوم سے مخلص نہیں ہو سکتی۔ اور نہ قوموں میں باہمی اعتماد پیدا ہو سکتا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی تجویزیں وقتاً فوقتاً زیر غور آتی رہتی ہیں۔ جن میں سے اکثر ناقابل عمل قرار دے کر چھوڑ دی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود کہ ابھی کوئی ایسی تجویز نظر نہیں آئی، جس پر ساری قومیں متفق ہو جائیں۔ اور اس کے باوجود کہ ابھی تک کوئی موثر تجویز نہیں سوجھی۔ افراد اور اقوام کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہو جانا بھی کہ انسانی ارتقائے حیات کے لئے دنیا میں امن کا قیام ضروری ہے۔ بذاتِ خود نہایت خوشکن ہے۔ تمام قوموں کا ایسی حالت دنیا میں لانے کے لئے سوچنا انسانی جذبات میں فی الحقیقت ایک ارتقائی قدم ہے۔ اور اس کی وجہ سے یہ امکان ضرور پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کبھی نہ کبھی ہمارے دانشمند اگر وہ اسی طرح سوچتے چلے گئے، تو کوئی نہ کوئی روشنی دیکھ لیں گے۔

اگر ہم غور کریں۔ تو دیکھیں گے۔ کہ بعض خاندانوں کے افراد بھی باہم لڑتے رہتے ہیں۔ اور بعض دوسرے خاندانوں کے افراد باوجود اختلافات کے بھی باہم نہیں لڑتے۔ پھر ہم اکثر دیکھتے ہیں۔ جب ایک خاندان کا ٹکراؤ دوسرے خاندان سے ہوتا ہے۔ تو ہر خاندان کے افراد دوسرے کے خلاف متحد ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک محلہ کا دوسرے محلے کے مقابل اور ایک شہر کا دوسرے شہر کے مقابل اور پھر ایک ملک کا دوسرے ملک کے مقابل باہمی اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنا جتنا مشترک مفاد کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اتحاد کا دائرہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس اصول کو اگر اور وسیع کیا جائے۔ تو ہم تمام انسانیت کے دائرہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ اگر ہم تمام افراد کی ذہنیت اتنی بلند کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ کہ ہر فرد انسانیت کے دائرہ کو محسوس کرنے لگے۔ تو یہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ افراد کو افراد اور اقوام کو اقوام پر اعتماد کا ایک بلند درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد حقیقی مگر نہایت مشکل سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کم سے کم انسانوں کی اکثریت کی ذہنیت کو اس بلندی پر پہنچانے کا ذریعہ کیا ہے۔ اس کا جواب ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ تو ہماری دانشمندی نہ ہمارا فلسفہ اور نہ سائنس مہیا کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دانشمند جو الا لائنوں پر سوچ اور بچار کر کے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی کوئی خاطر خواہ اور موثر تجویز کا کھوج نہیں نکال سکے۔

پھر کیا اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے؟ ہم نے اوپر کہا ہے۔ کہ اگر ہمارے دانشمند غور و فکر میں لگے رہے۔ تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی روشنی دیکھ لیں گے۔ اس لئے ہماری دانست میں اس مسئلہ کا حل ضرور ہے۔ اور وہ حل صرف مذہب ہی پیش کر سکتا ہے۔ یعنی اس کارخانہ کے صانع اور پاداش عمل پر اعتقاد۔ یہ حل شروع ہی سے دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا رہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن انسان نہ صرف اپنی بے عقلی بلکہ بزعم خود اپنی زیادتی عقل کی وجہ سے اس حل کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے سے اکثر محروم رہے ہیں۔

آچاریہ ونوبھاوے نے خواہ وہ یہ سمجھتے ہوں۔ یا نہ سمجھتے ہوں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ضرور سمجھتے ہیں۔ جو یہ کہا ہے۔ کہ وزیر اعظم ملک اور عوام ان کی تجویز پر کہیں گے۔ کہ میں زمانہ سے پانچ سو سال پیچھے یا پانچ سو سال آگے ہوں۔ اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ جو ہم نے اوپر کہی ہے۔ آچاریہ جی نے جو تجویز پنڈت نہرو کے سامنے رکھی ہے۔ وہ اسی فطری جذبہ سے متاثر ہو کر کہی ہے۔ جو ان کے شعور یا لاشعور میں کام کر رہا ہے۔

جب ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کا حل مذہب ہی پیش کر سکتا ہے۔ جس کے معنی خدا تعالےٰ اور معاد پر ایمان کے ہیں۔ تو اس سے ہمارا مطلب محض بے بنیاد وہمی اعتقاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے پیش نظر وہ ٹھوس حقیقت ہے۔ جس پر مذہب کی حقیقی بنیاد ہے۔ جس کو اسی طرح محسوس کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح ہم آنکھوں سے اشیاء کو دیکھتے۔ ہاتھوں سے چھوتے۔ کانوں سے آواز سنتے اور قوت شامہ سے خوشبو سونگھتے۔ اور زبان سے شیرینی کا مزہ چکھتے ہیں۔ مگر اس بات کی آگے کی کڑی کو سمجھنے کے لئے ہمیں قرآن کریم کی ایک آیت پر بھی غور کر لینا چاہیئے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ۔

آنکھیں اس کو پا نہیں سکتیں۔ مگر وہ خود آنکھوں کو پاتا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں قرآن پاک نے اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ کہ جس ہستی نے یہ کائنات بنائی ہے۔ اور اس کو مسخر کرنے کے لئے جس نے انسان کو بنایا ہے۔ وہ خود ہی انسان کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ انسان اس کو ان ظاہری حواس سے خود محسوس نہیں کر سکتا۔ مگر وہ خود اس کے حواس کو اپنا وجود محسوس کراتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر اور معاد پر ایسا ٹھوس ایمان پیدا کرنا بھی اللہ تعالےٰ ہی کی رحمت سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ اپنا فرستادہ بھیجتا رہتا ہے۔ تاکہ وہ انسانوں پر اس حقیقت کا انکشاف اپنے واضح نمونہ سے کریں۔

گندم کی بے پناہ گرانی

ربوہ اور اس کے اردگرد مقامات اور جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ تمام علاقہ میں گندم کا سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ آج آٹا ۲۰ روپیہ من کے حساب سے دکانوں پر فروخت ہو رہا ہے۔ ڈپوؤں میں جو گندم آتی ہے۔ وہ جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے غرباء عموماً سخت مشکل میں گرفتار ہیں۔

گندم کا یہ قحط غیر معمولی ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ حکومت پوزیشن کو فوراً ہاتھ میں لے۔ اور اناج کی بڑھتی ہوئی گرانی کا خاطر خواہ انسداد کرے۔ یہاں ربوہ میں اکثر اردگرد کے علاقہ سے گندم آ کر فروخت ہوتی ہے۔ مگر اب مشکل سے دستیاب ہو رہی ہے۔ اور دکاندار بھی نالاں ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ اس طرف پوری توجہ دے گی۔ اور اس مصیبت کا کوئی فوری علاج کرے گی۔

درخواست دعا

میری اہلیہ رضیہ درد (بنت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم) کئی دنوں سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مسعود احمد عاطف ربوہ

مسلمانوں کی سیاسی اور ملی بہبودی کیلئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی بے لوث مساعی

خورشید احمد

(۸)

ہجرت کی تحریک

۱۹-۱۹۱۸ء میں برعظیم ہندو پاکستان کے مسلمانوں میں ہجرت کی تحریک جاری ہوئی بڑے بڑے مسلمان علماءؒ نے یہ فتوے دے دیا کہ :-

"برطانوی حکومت ایک کافر حکومت ہے۔ اس کے ماتحت رہنا اسلامیت کے منافی ہے۔ مسلمانوں پر شرعاً واجب ہے کہ وہ ہندوستان کے ملک سے ہجرت کر جائیں۔ اور کسی اسلامی حکومت میں جاکر بود و باش اختیار کریں۔ جو مسلمان ایسا نہیں کریں گے وہ روز قیامت خدا اور اس کے رسول کے آگے جوابدہ ہوں گے۔ اور از روئے شریعت محمدیہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔"

(ملاحظہ ہو ٹریکٹ تحریک خلافت اور علمائے کرام صفحہ ۱۳)

اس تحریک کے نتیجہ میں ہزاروں مسلمان اپنے لاکھوں کروڑوں روپے کی جائدادیں اونے پونے ہندوؤں کے پاس بیچ افغانستان کی طرف ہجرت کرنے لگے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس تحریک کے شروع ہوتے ہی اپنی تصنیف معاہدۂ ترکیہ میں مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا کہ

"اول تو شرعاً یہ موقعہ ہجرت کا نہیں۔ دوم اگر خلاف شریعت ہجرت کی بھی گئی۔ تو چونکہ اس کے سامان آپ کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے نقصان ہوگا۔ اور دشمن کو ہنسی کا موقعہ ملے گا۔" (معاہدۂ ترکیہ)

تحریک ہجرت کے حامیوں کا اعتراف

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ تحریک مسلمانوں کے لئے از حد نقصان کا موجب ہوئی۔ سیاسی لحاظ سے وہ کمزور ہو گئے۔ اور ہندوؤں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔ مالی اور اقتصادی لحاظ سے بھی انہیں ناقابل تلافی نقصان پہونچا۔ ان اخباروں کو بھی جو اس تحریک کے حامی تھے یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ یہ تحریک فی الواقعہ قوم کے لئے از حد تباہ کن تھی اخبار پیغام صلح کو جو پہلے اس تحریک کو سنت نبوی قرار دیتا تھا (۲۵ جولائی ۱۹۲۰ء) بعد میں یہ لکھنا پڑا کہ :-

"جو نتائج اس سے پیدا ہوئے مسلمانوں کو ہزارہا روپیہ کی املاک کی تباہی ان کی خانماں بربادی اور باحسرت و یاس واپسی کے جو نظارے دیکھنے میں آئے وہ ابھی بھولے نہیں......... ان نتائج کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے بلاسوچے سمجھے یا خاص اغراض کے ماتحت اس آواز کو اٹھایا انہوں نے نہ کسی نظام کی پرواہ کی اور نہ مسلمانوں کے خاص حالات پر غور کیا۔ اور اندھا دھند انہیں تباہی کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ فتوے پر فتوے دیئے اور اتنا نہ سوچا کہ آخر جس جگہ یہ جائیں گے وہاں ان کے رہنے اور ان کی معاش اور ضروریات زندگی کا بھی کوئی سامان ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر انہوں نے کوئی غور اس بات پر نہ کی۔ کہ اس ہجرت کا نتیجہ آخر اسلام کے لئے کیا ہوگا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی رہی سہی تعداد بھی نابود ہو جائے۔" (پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۲۰ء)

(۲) "ہجرت کی تحریک اٹھی ۱۸ ہزار مسلمان اپنا گھربار جائداد اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچکر (خریدنے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے) افغانستان ہجرت کر گئے۔ وہاں جگہ نہ ملی واپس کئے گئے کچھ مر کھپ گئے جو واپس آئے تباہ حال خستہ و درماندہ مفلس قلاش تہی دست بے نوا بے یار و مددگار"

(حیات محمد علی جناح صفحہ ۱۰۸)

مندرجہ بالا دونوں حوالوں کا لفظ لفظ بتا رہا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک ہجرت کے متعلق قوم کو جو مشورہ دیا تھا۔ وہ کتنا درست اور برمحل مشورہ تھا کاش اس پر عمل کیا جاتا۔ تا قوم اس نقصان سے بچ جاتی۔ جو اس تحریک کے نتیجہ میں اسے برداشت کرنا پڑا

چرخہ اور کھدر کی تحریک

اس تحریک ہجرت کے زمانہ میں ہی گاندھی جی نے غیر ملکی کپڑے کا مقاطعہ کرنے اور اس کی جگہ چرخہ کاتنے اور کھدر پہننے کی تحریک شروع کی۔ تحریک خلافت کے بانی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی بھی اس تحریک میں ان کے ہمنوا اور معتقد تھے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ اور مسلمانوں میں بھی یہ تحریک کافی مقبول ہو گئی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے متعلق جو رائے ظاہر فرمائی وہ یہ ہے :-

کھدر وغیرہ کے ذکر پر فرمایا۔

"مانچسٹر وغیرہ کی تباہی صرف ہندوستان کے چرخے سے ناممکن ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہاں کی ضروریات بھی پوری نہیں ہو سکتیں ہاں اگر ساری دنیا ملوں کو توڑ کر چرخے لے بیٹھے۔ تو پھر ممکن ہے ہندوستان بڑھ جائے۔ ترقی کے دو ہی ذریعے ہوتے ہیں۔

(۱) یا یہ کہ آدمی خود دوسروں سے آگے بڑھ جائے

(۲) یا دوسروں کو پکڑ کر پیچھے ہٹا دے اگر کوئی چاہے نہ خود آگے بڑھے۔ اور نہ دوسروں کو پیچھے ہٹائے۔ تو پھر ترقی ناممکن ہے۔ اگر ساری دنیا میں چرخے کا رواج ہو گیا۔ تو پھر ہندوستان ساری دنیا سے بڑھ سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۱ء)

قائداعظم کی رائے

عجیب بات ہے کہ قریباً انہی دنوں قائداعظم محمد علی جناح نے بھی اس تحریک کے متعلق قریباً انہی خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے مسٹر گوکھلے کی برسی پر بمبئی میں ایک تقریر کی۔ اس موقعہ پر بعض لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ تحریک ہجرت اور گاندھی جی کی تحریک چرخہ وغیرہ میں کیوں حصہ نہیں لیتے آپ نے اس کے جواب میں فرمایا :-

"میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ گاندھی جی نے جن کی میں عزت کرتا ہوں جو پروگرام اختیار کیا ہے وہ قوم کو غلط راستہ پر لئے جا رہا ہے........... ان کا پروگرام قوم کو صراط مستقیم کی بجائے ایک گڑھے کی طرف لئے جا رہا ہے...... گاندھی جی کے پروگرام کی تیسری شق ہے۔ کھدر کا عام رواج اس پر خود کانگرس کے نمائندے بھی عامل نہیں۔ اس طرح کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہ سیاسی پروگرام نہیں ہے جذباتی پروگرام ہے، اس کے بجائے اگر یہ ہوتا کہ ملیں زیادہ قائم کی جائیں۔ اور پھر برطانوی مال کا مقاطعہ کیا جاتا تو ایک بات تھی۔" (بمبئی کرانیکل ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

بعد کے حالات نے بہت جلد یہ ظاہر کر دیا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ اور قائداعظم مرحوم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ

"۱۲ فروری ۱۹۰۱ء شام کے بعد فرمایا۔ ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے۔ کہ ہم تو اپنے لئے دعا بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بلیٰ ولکن الیکم لا۔ ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے آگے ہی دعا کرو۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ علمہ من حالی حسبی من سوالی۔ وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔"

(منقول از ملفوظات احمد یعنی ڈائری)

گاندھی جی کی اس تحریک کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ وہ درست اور مبنی بر حقیقت تھے۔ چنانچہ اس تحریک کے چند ماہ بعد ہی اس کی ناکامی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ اور گاندھی جی کے پرجوش مقلد بھی یہ اعتراف کرنے لگے کہ ان کی یہ تحریک بری طرح ناکام ہو گئی ہے۔ مسلمانوں میں سے گاندھی جی کے ایک سرگرم حامی اخبار "مسلم دہلی" کو طوعاً و کرہاً یہ لکھنا پڑا ہے۔

"عوام کھدر کے اقتصادی فوائد کو سمجھ کر نہیں بلکہ محض اپنے جذبات کی بناء پر اسے پہنتے تھے۔ پھر جب جذبات پر اوس پڑ چکی ہے تو آپ کس لئے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ولایتی کپڑے سے اجتناب کریں گے ... لوگ علانیہ کہتے ہیں کہ تحریک مردہ ہو گئی۔ مہاتما جی اپنی عادت مستمرہ کے موافق بیٹھ گئے۔ کھدر جسموں سے اتر رہا ہے۔ لاکھوں کے آرڈر منسوخ ہو چکے ہیں۔ ہزاروں رضاکار جو محض اس توقع پر جیل گئے تھے۔ کہ ہمارے بعد ملک بڑھتا رہے گا۔ اب اس کو پیچھے ہٹتا دیکھ کر بددل ہو گئے ہیں اور ہم سنتے ہیں کہ فرید پور جیل سے ۴۰ نے معافی مانگ لی ہے"

(اخبار مسلم دہلی یکم مارچ ۱۹۲۲ء)

اور تو اور خود گاندھی جی نے بھی اس معاملہ میں اپنی شکست کا اعتراف کیا۔ آپ نے انہی ایام میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا۔

"میرا اعتبار بالکل جاتا رہا۔"

اس میں آپ نے لکھا

"مجھے اپنے فیصلہ سے تھوڑی سی مایوسی اور افسردگی کا تو احتمال تھا۔ مگر مخالفت کے ایسے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اب پیش آیا ہے۔ میں بالکل تیار نہ تھا" (ینگ انڈیا)

غرض اس معاملہ میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو رائے ظاہر فرمائی تھی۔ اور جس کے خود قائد اعظم مرحوم بھی مؤید تھے۔ وہی صحیح اور درست ثابت ہوئی۔ (باقی)

چندے بڑھانے کے اہم اصول

— از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ —

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پچھلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر چندے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ مغربی ممالک میں اشاعت اسلام کی اہمیت اور ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا۔

"بہرحال یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اس کے لئے جماعت کو اپنی آمدنیں بڑھانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے چندے بڑھانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔"

گویا حضور نے آمدنیں بڑھانے اور چندے بڑھانے کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ آمدنیں بڑھنے کے بغیر ایک حد تک تو چندے بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سلسلہ کی تمام ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں۔ ضرورت کے مطابق چندے تبھی بڑھ سکیں گے۔ جب آمدنیوں میں بھی خاطر خواہ ایزادی ہو۔ اور آمدنیوں کے بڑھانے کی کوششیں تبھی بار آور ثابت ہوں گی۔ جب چندے بڑھیں گے۔ یعنے دوست اپنی موجودہ آمدنیوں پر پورا چندہ دینا شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب احباب کی آمدنیاں تو ضرور بڑھیں گی۔ کیونکہ مصلح موعود نے ان کے بڑھانے کا ارشاد فرمایا ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو حضور کی توجہ اور دعاؤں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنی موجودہ آمدنیوں پر پورا چندہ ادا کر کے اپنے لئے بھی اور سلسلہ کے لئے بھی آئندہ برکات حاصل کرنے کا ذریعہ بنیں ۱۹۵۲ء کی مجلس شاورت پر بھی حضور نے فرمایا تھا کہ

"میری رائے یہی ہے جیسا کہ میں نے پچھلے سالوں میں بھی بتایا ہے کہ جہاں تک خوشی سے دینے کا سوال ہے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو بیس فیصدی۔ تیس فیصدی بلکہ ۴۰ فیصدی چندہ دے رہے ہیں۔ پارٹیشن سے پہلے میرا اپنا چندہ بعض دفعہ ساٹھ ستر فیصدی ہوا کرتا تھا۔ مگر اپنی مرضی سے دینا اور چیز ہے۔ اور جبری طور پر چندوں کا بڑھا دینا اور چیز ہے۔ میری رائے میں ہمیشہ کوشش تو یہی کرنی چاہیئے کہ ہمارا بجٹ بڑھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارا بجٹ آمدنیوں کے بڑھنے سے بڑھے تا دوستوں کے باقاعدہ چندہ دینے سے بڑھے۔ دوسروں پر جبری طور پر چندہ بڑھا کر نہ بڑھے۔ اس طرح لوگ طوعی اور نفلی چندوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اپنی جگہ وہ ایسی اہمیت رکھتے ہیں جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

پس احباب کو یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ چندے بڑھانے کی موجودہ جدوجہد میں یہ بات مد نظر نہیں کہ جو لوگ پہلے ہی شرح کے مطابق باقاعدہ اپنے چندے ادا کر رہے ہیں۔ وہ اپنے چندوں میں ایزادی کریں۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ جو لوگ اس جہاد میں پیچھے رہ گئے ہوئے ہیں انہیں آگے بڑھایا جائے۔ تا وہ بھی اپنی ذمہ واری ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔

عہدہ داروں کو اس غرض کے لئے پوری پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کے نام ان کے بجٹوں میں شامل نہیں ہیں انہیں اب شامل کریں۔ اور جو لوگ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ انہیں شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے یا نظارت بیت المال سے تخفیف شرح کی اجازت لینے کی ترغیب دیں۔ تاجروں، صناعوں، زمینداروں اور پیشہ وروں کی آمدنیوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے۔

ان دنوں جو بجٹ موصول ہو رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملازموں کے علاوہ دوسرے احباب کی آمدنیاں درج کرنے میں پوری احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ جب تک اس طرف توجہ نہ کی جائے۔ چندہ میں خاطر خواہ ایزادی نہیں ہو سکے گی الا ما شاء اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی حد بندی نہیں وہ اپنے بندوں کی حقیر اور ادنیٰ کوششوں پر بھی بڑے بڑے فضل اور رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ تسلی کر لینی چاہیئے کہ جہاں تک ہماری استطاعت ہے اس جہاد میں ہم نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔

یہ تسلی صحیح رنگ میں تبھی ہو سکتی ہے۔ جب کسی احمدی کہلانے والے کا نام بجٹ سے باہر نہ رہے۔ اور ہر شخص کی پوری آمد درج ہو۔ اور جو دوست پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتے۔ ان کے لئے نظارت بیت المال سے منظوری لی جا چکی ہو۔ تب ہماری صفیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کا رنگ اختیار کریں گی۔ اور ہم بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ہی وارث نہیں ہو جائیں گے بلکہ اس کی محبت کے بھی مورد بن جائیں گے آمین ثم آمین

ہ — ہ — ہ — ہ

دل چیر کر بھی ان کو دکھانے پڑے ہمیں

غیر دل ہی کے خدنگ نہ کھانے پڑے ہمیں
اپنوں کے ناز بھی تو اٹھانے پڑے ہمیں

ہے ان میں کیا خدائے محمد کے ماسوا؟
دل چیر کر بھی ان کو دکھانے پڑے ہمیں

روٹھے رہے وہ گرچہ صفائی کے واسطے
ہر عہد کے بزرگ بلانے پڑے ہمیں

دشواریاں نہ منزلِ اہلِ وفا کی پوچھ
پلکوں سے سنگ راہ ہٹانے پڑے ہمیں

تنویرِ اشک بھی نہ کوئی کاٹ کر سکے
ٹکڑے بھی گو جگر کے ملانے پڑے ہمیں

درخواست دعا

مکرم منشی محمد الدین صاحب ٹھیکیدار ربوہ سرگودھا ایک عرصہ سے عارضہ دمہ بیمار ہیں۔ بعض دفعہ حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ احباب درد دل سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آہ! صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر

(از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض)

غالباً ۱۹۲۹ء کے وسط کا ذکر ہے۔ جب میں حصولِ تعلیم کے لئے قادیان آیا۔ بچپن کے اس غیر شعوری دور کی یاد اب تک میرے دل پر نقش ہے۔ کہ ابتدا میں برادرم مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب حقانی ایم اے (علیگ) کی وساطت سے صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر سے متعارف ہوا۔ برادرم خواجہ صاحب مرحوم خود چونکہ ایک بلند پایہ فلسفی اور نامور انشا پرداز تھے نیز علی گڑھ کی رفاقت کے باعث مکرم میاں صاحب سے ایک گہری وابستگی رکھتے تھے۔ اس لئے جب بھی قادیان آتے۔ میاں صاحب کے پاس ہی قیام پذیر ہوتے۔ میاں صاحب کی بیٹھک میں اکثر مختلف علمی مسائل پر بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری رہتا رفتہ رفتہ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی پیہم شفقتوں اور مہربانیوں کے باعث میں اس خاندان سے اتنا مانوس ہو گیا۔ کہ اکثر خود چلا جایا کرتا۔ میاں عبدالسلام صاحب عمر ان دنوں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تعلیم پاتے تھے۔ اور کبھی کبھی جب تعطیلات میں گھر آتے۔ تو گھر بھر میں چہل پہل کا عجیب منظر دکھائی دیتا۔ یونیورسٹی کے دلچسپ مشاغل اور Debates کے تذکرے ہوتے۔ اور کوئی نہ کوئی کپ یا تمغہ جو یہ اپنی امتیازی تقریر کے انعام میں جیت کر لاتے وہ بھی دکھائی دیتا۔ ان دنوں علی گڑھ میں آپ کی شاندار تقاریر کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ قادیان میں بھی ہر کہ ومہ کی زبان پر آپ کی قادر الکلامی اور علمی تفوق کا چرچا رہتا تھا۔

میاں عبدالسلام صاحب عمر کی شخصیت گوناگوں خصوصیات کے باعث بہت ہی قابل احترام تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریر و تقریر کا غیر معمولی ملکہ عطا کیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ آپ فصیح اللسان خطیب تھے۔ بلکہ صاحب طرز انشا پرداز بھی تھے۔ اور دونوں میں آپ کو یکساں مہارت تھی۔ نہایت برجستہ اور دلپذیر تقریر کرتے تھے۔ زمانہ طالب علمی میں کالجوں کے متعدد آل انڈیا Debates میں شریک ہوئے اور اسی دوران میں کئی طلائی تمغے کپ اور ٹرافیاں جیتیں۔

ان میں یہ وصف نمایاں تھا کہ وہ ہر ایک کو گرویدہ کر لیتے۔ ان کی ذات خدا ترسی غیرت دینی اور حمیت اسلامی کا نمونہ تھی۔ وہ ایک با وضع انسان اور با مروت دوست تھے۔ سادہ اور درویشانہ طبیعت رکھنے کے ساتھ ساتھ نہایت شگفتہ مزاج بھی تھے۔

ملکی تقسیم کے بعد آپ سے کم ہی ملنے کا اتفاق ہوا۔ اکثر نواب شاہ (سندھ) اپنی زمینوں کے انتظام و انصرام میں منہمک رہتے۔ لیکن جب کبھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر یا گھر میں کسی تقریب پر ربوہ تشریف لاتے۔ تو اس قدر محبت و خلوص سے بغلگیر ہوتے۔ جیسے کوئی دلی غمگسار مدتوں بچھڑنے کے بعد ملا ہے۔ اور پھر نہایت پیار و محبت سے تمام حالات دریافت فرماتے۔

آپ میں یہ بھی ایک خصوصیت تھی۔ کہ کبھی کسی کی دلآزاری یا تکلیف دہی پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا بے لوث جذبہ ہر وقت آپ کو بے قرار رکھتا تھا۔

ایک لمبے عرصہ سے چونکہ "ذیابیطس" کی خطرناک مرض میں مبتلا تھے۔ قویٰ مضمحل اور صحت کافی کمزور ہو گئی تھی۔

قادیان جانے کی تڑپ ہمیشہ دامنگیر رہی۔ کمزوری اور بیماری کے باوجود یہی شوق آپ کو دو دفعہ قادیان کی زیارت کے لئے کشاں کشاں لے گیا۔ آخری مرتبہ اسی سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اور اس موقعہ پر آپ کی ایک نہایت کامیاب تقریر ہوئی۔ جو غیر مسلم طبقہ میں بھی بے حد پسند کی گئی۔

اس سال آپ کی عزیز ترین خواہش تھی۔ کہ "دیار حبیب" میں حاضر ہو کر حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوں۔ لیکن افسوس اس جذبہ کی تکمیل میں موت حائل ہو کر رہ گئی۔

آہ! حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وہ فرزند جس کی پیدائش الٰہی بشارات کے ماتحت ہوئی۔ جس نے اپنی سادہ اور درویشانہ زندگی کو اپنے عظیم الشان باپ کے نقشِ قدم پر استوار کیا۔ آج ہم سے جدا ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

کتنی تعجب انگیز بات ہے۔ کہ تین برس کا بچہ (جو انتہائی نادانی کی عمر ہے) اپنی فطری سعادت و ذہانت کے باعث اپنے "نابغۂ روزگار" باپ کو اپنی توتلی زبان میں کہتا ہے۔ ابا میرے لئے دعا کرو۔ آپ نے دعا فرمائی۔ تو پھر کہا۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔ پھر آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ تو پھر کہا۔ نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔ یہ محض اس پاکیزہ خصدل باپ کی روحانی تاثیرات کا کرشمہ تھا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر پچاس برس پانچ ماہ اور اٹھارہ دن تھی۔ آپ نے اپنی یادگار دس بچے اور تین بچیاں چھوڑی ہیں۔ جو قریباً سبھی سہارے کے محتاج ہیں۔

لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ "نورالدین" کا خدا نورالدین رضی اللہ عنہ کے خاندان پر ہمیشہ اپنی رحمتوں کا سایہ رکھے گا۔ وہ خود ان کا کفیل ہوگا۔ اور ان کی تمام تر وقتی پریشانیوں کو دور کر کے ایک پُرسکون اور پاکیزہ زندگی سے ہمکنار کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (اللّٰھم آمین)

ماہنامہ خالد کے بارہ میں ضروری اعلان

ادارہ خالد کی طرف سے مئی ۱۹۵۶ء کا شمارہ "خاص نمبر" کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کی ترتیب اور تدوین کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۵۶ء کا پرچہ نہ شائع کیا جائے۔ اور "خاص نمبر" کا حجم دگنا کر دیا جائے۔ جملہ خریداران اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۵۶ء میں ماہنامہ خالد شائع نہیں ہوگا۔

جملہ خریداران حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے بقایاجات بھی جلد تر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں۔ کہ ان میں سے جس مجلس کے ذمہ بقایا چلا آ رہا ہے۔ مجلس عاملہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق کہ ان کو پرچہ بند کر دیا جائے۔ وہ بھی اپنے بقایاجات جلد تر ارسال کر دیں۔ تا پرچہ جاری رہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

الفضل کی اعانت

عبدالغفور صاحب بھٹی کنری سندھ نے اپنے ایک عزیز دوست عبدالغفور صاحب منودی سندھی کی صحت یابی کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے احباب بھی اپنی خوشی کے مواقع پر الفضل کو یاد رکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

خدام کیلئے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے خدام میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے بزم انصار سلطان القلم کے ذریعے ایک پروگرام شروع کیا ہے۔ جس میں علاوہ دیگر شقوں کے مضمون نویسی کے انعامی مقابلے منعقد کرانے کی شق بھی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور انعامی مقابلہ میں دیگر مجالس کو بھی شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ مجوزہ مضمون کا عنوان "انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لئے ایمان علیٰ البصیرت کی اہمیت" ہے۔ جملہ مجالس کے جو خدام اس مقابلے میں شرکت کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنے مضامین زعیم یا قائد کی معرفت ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء تک صدر بزم انصار سلطان القلم لاہور کو ارسال کر دیں۔ مضمون خوشخط لکھا ہو۔ اول دوم سوم آنے والے خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے انعامات دیئے جائیں گے۔ اور اول آنے والے خادم کا مضمون سلسلہ کے اخبارات میں سے کسی اخبار میں شائع کرایا جائے گا۔ اس مضمون کے لکھنے میں خدام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ (مندرجہ الفضل ۲۸ جنوری ۵۶ء) مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لیکچر (مندرجہ الفضل ۳۱ جنوری و یکم فروری ۱۹۵۶ء) اور الفضل مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۶ء کے اداریہ سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ تمام مضامین اس پتے پر آنے چاہئیں:-

(صدر بزم انصار سلطان القلم لاہور ۱۸ رام گلی نمبر ۳ لاہور)

درخواست دعا

میرے شوہر نصیر احمد صاحب بھٹی دو سال سے اعصابی کمزوری سے بیمار ہیں۔ میں خود بھی اور بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں سے نجات بخشے۔

(صفیہ بیگم از ربوہ)

سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی میں سو فیصدی چندہ مجلس ادا کرنیوالی مجالس

یہ اعلان نہایت خوشی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی مندرجہ ذیل مجالس نے سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی کا سو فیصدی چندہ مجلس (حصہ مرکز) ادا کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نیک قدم کو ان کے لئے ہر طرح برکت کا موجب بنائے اور آئندہ بھی اپنے فرائض کو باحسن وجوہ ادا کرنے کی توفیق دے اور دوسری مجالس کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین

۱۔ کوئٹہ۔
۲۔ جبڑانوالہ۔
۳۔ لالیاں۔
۴۔ چک ۶۵/ج (بہاولپور)
۵۔ چک ۹۸ شمالی سرگودھا
۶۔ 〃 ۳۵ جنوبی 〃
۷۔ 〃 ۹۹ شمالی 〃
۸۔ 〃 ۱۱۶ جنوبی 〃
۹۔ 〃 ۸۸ شمالی 〃
۱۰۔ 〃 ۸۷ 〃 〃
۱۱۔ چک ۸۶ شمالی سرگودھا
۱۲۔ 〃 ۹ پنیار 〃
۱۳۔ ظفروال۔
۱۴۔ پنڈی بھاگو
۱۵۔ سانگلہ ہل۔
۱۶۔ گگھڑ۔
۱۷۔ گوٹھ ننھے خاں۔
۱۸۔ ٹھٹھہ اللہ یار۔
۱۹۔ نواں کوٹ احمدیاں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی عازمین حج

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عازمین حج کی خدمت کے لئے ایک خاص تحریک جاری کی ہوئی ہے جو متعدد اعلانات کے ذریعہ عازمین حج کو دعوت دیتی رہتی ہے کہ وہ دفتر ہذا سے تعلق قائم فرما کر ہمیں خدمت کے موقعے بہم پہنچائیں۔ لیکن ہر سال باوجودیکہ کئی احباب بشمول مستورات فریضہ حج ادا کرتے ہیں بہت کم تعداد احباب دفتر ہذا سے تعلق قائم فرماتے ہیں۔ امسال حسب ذیل احباب نے اپنے عزم حج کا اظہار فرمایا ہے۔ امید ہے انہوں نے حکومت کی ہدایات کے مطابق درخواستیں بھجوا دی ہوں گی۔ ان حضرات سے درخواست ہے کہ وہ درخواست کی منظوری۔ تاریخ روانگی اور نام جہاز جس سے روانہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیتے رہیں تاکہ احمدی عازمین حج کا باہمی تعارف اخبار الفضل کے ذریعہ کرا دیا جائے۔ فہرست احباب جنہوں نے امسال عزم حج کا اظہار فرمایا:۔

۱۔ احمد دین صاحب و قمر الدین صاحب جلہ ارائیاں۔ ضلع ملتان
۲۔ سید احمد شاہ صاحب۔ موضع کوٹلی مومن ضلع سیالکوٹ
۳۔ والدہ صاحبہ ناظر حسین صاحب نواں کوٹ۔ لاہور۔
۴۔ امیر عالم صاحب ولد میاں کرم الدین صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ضلع میرپور
۵۔ عالم دین صاحب ہیڈ ماسٹر (مع اہلیہ صاحبہ) منڈی بہاء الدین ضلع گجرات۔
۶۔ شیخ قادر بخش صاحب ولد حاجی امیر الدین صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔
۷۔ چوہدری رحمت خان صاحب چک ۹ پنیار ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔
۸۔ ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب نئی منڈی گجرات۔
۹۔ محمد یعقوب صاحب تاجر کتب اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر۔
۱۰۔ محمد زکریا صاحب 〃 〃
۱۱۔ محمد دین صاحب چاہ باغ والا جلہ ارائیں ضلع ملتان۔

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ مجلس مرکزیہ نے قرعہ اندازی سے سید احمد شاہ صاحب نمبر ۲ اور محمد یعقوب صاحب نمبر ۹ کو امسال حج کیلئے خدام کا نمائندہ منتخب کیا ہے۔ ان کی درخواستیں منظور ہونے پر انشاء اللہ پچیس صد روپیہ فی کس بطور زادِ راہ انہیں پیش کیا جائے گا۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ولادت

۱۸ر مارچ ۵۶ء کو چوہدری حاکم دین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسری پوتی عطا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین اور زچہ کو شفا عطا ہو۔ آمین۔

عزیزہ نسرین لیاقت پور بہاولپور (ر م)

مستقل یادگار

(۱) آپ نے انیس ۱۹ سالہ بقایا ادا کرنے کے بارہ میں اعلان پڑھ لیا ہوگا کہ اس بقایا کو ادا کر کے نام درج فہرست کروانے کی میعاد ۱۵ر مئی ۱۹۵۶ء ہے اور دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ پاکستان اور بیرونی ممالک کے احباب کو بھی ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ اطلاع دے کر مطالبہ کر رہا ہے کہ بقایا ادا کر کے نام درج رجسٹر کرا لیں۔ اس لئے کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ اس میں اخلاص کے ساتھ حصہ لینے سے انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے چنانچہ فرمایا:۔

(۲) "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ تحریک خدا نے جاری کی ہے۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالیٰ کی تحریک ہے"

(۳) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس سکیم میں شامل ہونے والے یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہوں گے مگر:۔

"خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر ہی رہیں گے۔ بندوں کی سستی اور غفلت ان میں کوئی ہرج پیدا نہیں کر سکتی۔ وہ جو سستی کرتا ہے خود ہی اپنا نقصان کرتا ہے اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے محروم کرتا ہے یاد رکھو! خدا تعالیٰ کی فوج میں تھک جانے والے اور ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور نتائج کے متعلق جلد بازی کرنے والے قبول نہیں ہوتے"

(۴) ایسے احباب جو متواتر انیس سال تک حصہ لیتے رہے ہیں ان کے بارہ میں فرمایا:۔

"یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ ان پانچ ہزار سپاہیوں کی کوئی مستقل یادگار قائم کریں (یہ یادگار اب بصورت کتاب شائع ہو رہی ہے جس میں ہر ایک حصہ لینے والے کا نام معہ اس کی ہر سال کی ادا کردہ رقم دکھایا جائے گا۔ پس ایسے بقایا والے احباب سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنا بقایا ۱۵ مئی تک ادا کر کے اپنا نام درج رجسٹر کروا لیں۔ وکیل المال) کیونکہ وہ سب لوگ جو اس جہاد کبیر میں آخر تک ثابت قدم رہیں گے ان کا

(۵) حق ہے کہ اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے اور ان کا حق ہے کہ ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے" (خطبہ جمعہ ۲۴ ۱۱ ۳۸)

پس آپ بغیر کشمکش و پیچ میں پڑنے کے اپنا بقایا ۱۵ر مئی تک یکمشت یا قسط سے ادا کر دیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

یوم جمہوریہ کی تقریب پر خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے کھیلوں کا مظاہرہ

یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے موقعہ پر ربوہ میں زیر اہتمام قیادت ربوہ کھیلوں کا مظاہرہ کیا گیا ربوہ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد ہر دو حصوں میں سے الگ الگ ہیرو ڈبہ۔ ہاکی۔ والی بال۔ کبڈی کی ٹیمیں تیار کی گئیں جنہوں نے کھیل کا اچھا مظاہرہ کیا۔ بعد نماز جمعہ تمام اطفال الاحمدیہ ربوہ کی دو ٹیموں کے مابین جھنڈا جنگ ہوئی یہ کھیل بھی خاص دلچسپ تھا۔ بعد نماز عصر کبڈی کا میچ ہوا شام ساڑھے پانچ بجے تمام کھلاڑیوں کے اعزاز میں گول بازار کے دالان میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور متعلقہ قیادت کے عہدیداروں کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے کھلاڑیوں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور بعد دعا یہ تقریب ختم ہوئی۔

ناظم ذہانت و صحت جسمانی قیادت ربوہ

---

(۲) مورخہ ۱۶ ۳ ۵۶ بوقت پانچ بجے صبح اللہ تعالیٰ نے عبد الستار خانصاحب کے گھر لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے زندگی اور صحت عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین سیف الرحمن کلرک وٹرنری دفتر پشاور

یوم جمہوریہ کی تقریب سعید پر

احمدی جماعتوں کی طرف سے پاکستان کے استحکام کیلئے دعائیں، جلسے اور چراغاں

جاہمن ضلع لاہور

جماعت احمدیہ موضع جاہمن نے بعد نماز جمعہ مسجد میں یوم جمہوریہ پاکستان منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا اور پاکستان کے قیام و بقا کے لئے دعا کی اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا

اس کے بعد غیر احمدی احباب کو بھی تحریک کی گئی۔ چنانچہ بعد نماز مغرب پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

خواجہ معین الدین پریذیڈنٹ جاہمن ضلع لاہور

ذنیاپور

احمدیہ مسجد میں چراغاں کیا گیا اور پاکستان کی خوشحالی۔ سلامتی اور ترقی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ سیکرٹری رشد و اصلاح ذنیاپور

محمد آباد اسٹیٹ

مؤرخہ ۲۳ مارچ۔ زیر اہتمام جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ یوم جمہوریت منایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد پاکستان کی سلامتی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ عصر کے وقت بچوں کا ایک جلوس نکالا گیا مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نماز مغرب کے بعد غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں پاکستان کے استحکام کے متعلق مختلف احباب نے تقریریں کیں۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ

بھکر

مؤرخہ ۲۳/۳/۵۶ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ بھکر کا جلسہ انعقاد پذیر ہوا جس میں پاکستان کی ترقی و بہبودی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

نور محمد خالد پریذیڈنٹ ۔ بھکر

چک ۲۲۵ ضلع جھنگ

جمہوریہ پاکستان کی تقریب پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی کافی تعداد میں شمولیت فرمائی۔ پاکستان کی ترقی اور استحکام کیلئے دعائیں کی گئیں اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۲۲۵)

حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد نے بڑے اہتمام سے جشن جمہوریہ منایا۔ احمدیہ ہال کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ مقامی جلوسوں میں شرکت کی گئی۔ جمعہ کی نماز میں استحکام پاکستان کے لئے دعائیں کی گئیں۔ چار بجے بعد دوپہر خدام الاحمدیہ کے ایک گروپ نے میونسپل گارڈن کے میلے میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو "اسلامی جمہوریہ مبارک" کے بیج لگائے۔

عبدالغفار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد

لجنہ اماء اللہ کنری

لجنہ اماء اللہ کنری کے زیر اہتمام یوم اسلامی جمہوریہ پاکستان منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا جس میں علاوہ ممبرات لجنہ اور طالبات نصرت گرلز سکول کے شہر کی دوسری معزز بہنیں بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔

سکول کی طالبات نے مختلف کھیلیں دکھائیں کھیلوں کے مقابلے میں اول و دوم اور سوم آنے والی خواتین اور طالبات کو انعام دیئے گئے۔ پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ سکول کی لڑکیوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی آخر میں پاکستان کے استحکام اور ترقی کیلئے اجتماعی دعا کی گئی

صفیہ بیگم سیکرٹری لجنہ کنری سندھ

جمیس آباد

۲۳ مارچ بروز جمعہ جماعت احمدیہ جمیس آباد نے پاکستان کی بقا اور ترقی کے لئے دعائیں کیں اور بعد نماز جمعہ مسلم لیگ کے ساتھ مل کر جلوس نکالا گیا۔ اپنے مکانوں اور دوکانوں کو خوشخط قطعات اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔

بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت نے یوم اسلامی جمہوریہ کی خوشی میں چراغاں کیا۔ (چوہدری محمد خاں صدر)

خانپور

بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ خانپور کا اجلاس ہوا۔ بعد میں اسلام اور پاکستان کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ احمدی دوکانداروں نے اپنی دوکانوں کو جھنڈیوں اور گیٹ وغیرہ لگا کر سجایا اور چراغاں کیا گیا۔

چوہدری فضل الدین خانپور

شاہدرہ لاہور

یوم جمہوریہ کو شاندار طریق پر منانے کے لئے میں نے اپنے مطب میں ایک اجلاس بلایا جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا اور صدارت جناب خانصاحب فرزند خانصاحب تحصیلدار صاحب شاہدرہ نے فرمائی۔ جس میں مختلف تجاویز سوچی گئیں۔

۲۳/۳/۵۶ کو صبح بازار جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور سکول کے بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شام ۷ بجے ہسپتال کے وسیع میدان میں عام پبلک جلسہ ہوا۔ حاضری چار ہزار کے قریب تھی۔ صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن کریم جامعہ مسجد کے امام صاحب نے کی۔ پھر نعت اور نظم پڑھی گئی رشید احمد صاحب اور ملک عبدالعزیز صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی جس میں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرنے اور حقیقی مسلمان بننے کی تلقین کی۔ خیر و خوبی سے جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

شام کو چراغاں کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے اس تقریب میں پورے طور پر حصہ لیا۔

حکیم مختار احمد صدر حلقہ شاہدرہ جماعت احمدیہ

ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد

۲۳ مارچ کو جشن اسلامی جمہوریہ پاکستان منایا گیا۔ شہر کے مشترکہ جلوس میں شمولیت کی۔ بعد نماز جمعہ دعا کی گئی۔ بعد ازاں نقدی کی صورت میں خیرات کی گئی۔ رات کو چراغاں کیا گیا

عنایت الرحمٰن پریذیڈنٹ

کرنڈی

یوم جمہوریہ کی تقریب بڑی دھوم سے منائی گئی۔ دوستوں نے دوکانوں کے آگے جھنڈیاں لہرائیں۔ ۲۳ مارچ کو جمعہ کے بعد پاکستانی جھنڈا احمدیہ مسجد میں لہرایا گیا۔ رات کو احمدیہ مسجد کے علاوہ تمام دوستوں نے اپنے اپنے گھروں میں بھی چراغاں کیا۔ مٹھائی تقسیم کی گئی نیز جلسہ منعقد ہوا۔ جس کے بعد استحکام پاکستان کے لئے دعا کی گئی۔ شریف احمد ڈیڈھوی دوکاندار قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرنڈی

ہڈیارہ ضلع لاہور

جماعت احمدیہ ہڈیارہ کے زیر انتظام اس مبارک تقریب کے سلسلہ میں بعد نماز فجر و جمعۃ المبارک اجتماعی طور پر پاکستان کی سالمیت و استحکام اور خوشحالی کیلئے دعائیں کیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنے محبوب وطن سے پوری پوری وفاداری کا عہد دوہرایا گیا۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ تمام احمدی احباب نے اپنے گھروں میں رات کو چراغاں کیا تمام دن چہل پہل اور خوشی سے گذارا۔

موضع ہڈیارہ کے معزز سرکردہ احباب نے تحریک کر کے اس مبارک تقریب کے سلسلہ میں بذریعہ منادی ایک جلسہ عام مڈل سکول ہڈیارہ کے احاطہ میں منعقد کیا گیا۔ جو تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔

مقررین میں مکرم صوبیدار حمید احمد صاحب بھی شامل تھے۔ جنہوں نے اس تقریب کے انعقاد میں نمایاں حصہ لیا۔

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد اور نعرہ ہائے تکبیر کی گونجوں میں جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور بچوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جمال دین گل پریذیڈنٹ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس (بقیہ صفحہ اول)

ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے۔ کہ ہم بجٹ اس طرح بنائیں۔ کہ ایک ایک پیسہ صحیح جگہ پر خرچ ہو۔ اور وہ اسلام کی مضبوطی کا باعث بنے۔ جو روپیہ آئے وہ بنک کے سیف سے بھی زیادہ ہمارے پاس محفوظ ہو۔ اللہ تعالیٰ جہاں ہمیں بددیانتی سے بچائے، وہاں غلطی سے بھی محفوظ رکھے۔ اور پھر ہم ہی نہیں بلکہ ہماری اولادیں بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے پوری بشاشت کے ساتھ دین کے لئے روپیہ خرچ کرتی چلی جائیں۔ اور کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ وہ دین کی خاطر خرچ کرنے میں کوئی بخل محسوس کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں سوچنے اور صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی سینتیسویں مجلس مشاورت کا آغاز ہوا۔

ترقی کے سامان

دعا سے فارغ ہونے کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان سے چند منٹ کے لئے مزید خطاب فرمایا۔ اور اسی آمد کو بڑھانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے بتایا۔ کہ بیرونی ممالک سے برابر اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یورپ انگلستان۔ امریکہ افریقہ اور مشرق بعید کے ممالک میں اسلام کی اشاعت کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگ بھی اسلام کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ حضور نے ان ممالک میں اشاعت اسلام کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ وہ دن قریب آ رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بہت کامیابی و کامرانی کے راستے کھول دیگا۔ اس ضمن میں حضور نے بعض رؤیا بھی بیان کئے۔ اور بتایا کہ آسمانوں پر جماعت کی ترقی کے سامان ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ذاتی اغراض کو مٹا کر اس کے دین کی اغراض کو پورا کرنے والے بنیں۔ اور اس کے انعام کے اہل قرار پائیں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ سٹیج پر آ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نگرانی میں شوریٰ کی کارروائی کا آغاز کریں۔ چنانچہ مکرم مرزا عبدالحق [illegible] پڑھ کر سنایا۔ جو نظارت [illegible] نظارت تعلیم۔ نظارت امور عامہ اور نظارت بیت المال اور تحریک جدید کی تجاویز پر مشتمل تھا۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے نمائندگان کے مشورے سے سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ جملہ تجاویز اور صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹوں پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے حسب ذیل سب کمیٹیوں کے تقرر کا اعلان کیا۔

(۱) "سب کمیٹی بجٹ" یہ سب کمیٹی مرکزی ممبران کے علاوہ ۳۰ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری اسد اللہ خاں صاحب لاہور کو اس کا صدر اور مکرم عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کو اس کا سکرٹری مقرر فرمایا۔ چونکہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اس وقت تک لاہور سے تشریف نہ لائے تھے۔ اس لئے حضور نے فرمایا۔ کہ اگر سب کمیٹی کا اجلاس شروع ہونے تک وہ نہ آ سکیں۔ تو ان کی جگہ راجہ علی محمد صاحب سب کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ یہ سب کمیٹی صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹوں پر غور کرے گی۔

(۲) "سب کمیٹی زراعت" یہ سب کمیٹی تین مرکزی نمائندوں کے علاوہ ۱۵ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب خاں نون صاحب کو اس کا صدر اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔

(۳) "سب کمیٹی تعلیم" یہ سب کمیٹی چار مرکزی نمائندوں کے علاوہ ۱۶ ممبران پر مشتمل ہے۔ حضور نے مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کو اس کا صدر اور شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔

(۴) "سب کمیٹی امور عامہ و رشد و اصلاح" یہ سب کمیٹی ۵ مرکزی نمائندوں کے علاوہ ۲۰ ممبروں پر مشتمل ہے۔ حضور نے قاضی محمد یوسف صاحب پشاور کو اس کا صدر اور چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر رشد و اصلاح کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد شوریٰ کا اجلاس دوسرے روز اڑھائی بجے بعد دوپہر تک ملتوی کر دیا گیا۔ آج کے اجلاس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور شروع ہوگا۔

درخواست دعا

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب صدر جماعت گنج مغلپورہ لاہور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(خورشید احمد سیالکوٹی)